علی ارشد

مثنوی "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نامہ"

مثنوی "نبی نامہ" کا تعارف کرانے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ" صنفِ مثنوی "کے بارے میں جلال الدین احمد جعفری زینبی کے یہ الفاظ نقل کر دیے جائیں۔ " اقسامِ نظم میں مثنوی ایک جامع اور مکمل صنف شعر ہے، جس میں تمام اصنافِ سخن کے نمونے موجود ہیں۔ غزل کا سوز و گداز حسن و عشق کے محاکات، قصیدے کی تشبیب کا حسن، ساقی نامے کا نائے و نوش، بزم کا سرور و سروش، رزم کا ہنگامہ و خروش، غرضکہ جتنے دلکش فنون و نگار شاہدِ سخن کے لیے موزوں سمجھے گئے ہیں، ان سب کا مشاہدہ اسی ایک پیکرِ نظم میں ہو جاتا ہے۔" (تاریخ مثنویات اردو ص ۱)" نبی نامہ"، جارِ کالمی، بطرز مثنوی مطبوعہ مصطفائی دہلی باہتمام محمد حسن خان تحسین ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۷۰ھ کو شائع ہوئی، بڑی تقطیع کے ۱۲۷ صفحات پر محیط ہے، آخر میں چار صفحات کا " صحت نامہ " ہے۔

یہ مثنوی حاجی الحرمین الشریفین مولانا رفیع الدین خان فاروقی مراد آبادی کی کتاب " السلوالکئیب بذکر الحبیب" کا ترجمہ ہے، جسے محمد غلام غوث خان غوث ساکن سرولی نے منظوم کیا۔ سنِ ترجمۂ منظومہ ۱۲۲۷ ہجری ہے۔

فنی اور فکری لحاظ سے مثنوی پر گفتگو کرنا یا صاحبِ مثنوی کا اردو ادب میں کیا مقام ہے (یا ہونا چاہیے) کا تعین کرنا میرا موضوع نہیں نیز شاعری کے مسلمہ اصولوں پر شاعر کی گرفت، اوزان و عروض کی پابندی، حسنِ ترتیب، موزونیت، الفاظ کی شستگی، فصاحت و بلاغت، ترنم اور مناظر کشی کے بارے میں کوئی رائے دینا بھی میری علمی استعداد سے باہر ہے۔ میرا مقصد صرف مصنف، مترجم اور " نبی نامہ " کے متعلق پڑھنے والوں کو معلومات بہم

پہنچانا ھے ۔

مولانا محمد رفیع الدین خاں مراد آبادی [1] کے سوانح تو" تذکروں " میں شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہوئے موجود ھیں ۔ لیکن غلام غوث خاں غوث اور نبی نامہ کا ذکر نہ تو اردو شاعوں کے تذکروں میں ملا اور نہ اردو ادب کی تاریخ میں ۔ پروفیسر یونس شاہ گیلانی نے دو جلدوں میں " تذکرہ نعت گویان اردو " شائع کی ھے ۔ اس میں بھی شاعر اور مثنوی کے حالات درج نہیں ھیں ۔ اسے تذکرہ نویسوں اور

---

[1] " مولوی رفیع الدین خاں مراد آبادی ابن فرید الدین ابن عظمت اللہ بن عصمت اللہ بن عبد القادر لکھنوی ، ۱۱۳۴ ھ (۲ ۔ ۱۷۳۱ء) میں پیدا ہوئے علم حدیث ، مولوی خیر الدین سورتی تلمیذ شیخ محمد حیات سندھی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے حاصل کیا ، مولانا عبد العزیز دہلوی سے تحقیق و تدقیق کے مذاکرے ہوتے تھے ، شیخ محمد غوث لاھوری کے مرید تھے ، حرمین شریفین کے حالات میں ایک کتاب تالیف کی ، جس کا نام " قصر الآمال بذکر الحال و المآل "ھے ۔ یہ تذکرہ علمائے ہند کے مولف کا بیان ھے جب کہ "حدائق الحنفیہ" کے مصنف اور " سفر نامہ حجاز " کے مترجم مولانا نسیم احمد فریدی امروھی نے " سفر نامہ " کو " قصر الآمال " سے علیحدہ تصنیف قرار دیا ھے ، مولانا کی دوسری تصنیفات مندرجہ ذیل ھیں ،
" سلو الکئیب بذکر الحبیب " ،ترجمہ عین العلم ، شرح اربعین نووی ، " کنز الحساب " " تذکرۃ المشائخ " " کتاب الاذکار " " تذکرۃ الملوک " " شرح غنیۃ الطالبین " " تاریخ افاغنہ " اور " الافادات العزیزیہ " یہ خطوط کا مجموعہ ھے ۔ وفات ، مولوی رحمان علی مصنف تذکرہ علمائے ہند کے مطابق ۵ ، ذی الحجہ ۱۲۱۸ ھ کو ہوئی ۔ " حدائق الحنفیہ " میں ۱۵، ذی الحجہ مرقوم ھے ۔ مترجم " سفر نامہ حجاز " نے تاریخ وفات ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۲۳ ھ لکھی ھے ، بحوالہ ترجمہ " سفر نامہ حجاز " خصوصی اشاعت " الفرقان " لکھنؤ مئی ۱۹۶۱ء

تاریخ نگاروں کی غفلت ھی سے تعبیر کیا جائے گا ۔ ۔۔۔۔۔۔۲[2] یا یہ سمجھ لیا جائے کہ مثنوی "نبی نامہ" سرے سے اردو ادب کے ناقدین کو دستیاب ھی نہیں ہوئی ۔ بہرحال شاعر "نبی نامہ" کے بارے میں انہیں معلومات پر اکتفا کرنا پڑے گا ۔ جن کا ذکر خود شاعر نے اپنی منظوم تصنیف میں کر دیا ھے ۔

محمد غلام غوث خاں غوث ۱۲۰۰ ہجری میں پیدا ہوئے ۔

ہزار اور دو سو میں اے خوش لقا
سرولی میں میرا تولّد ھوا

دیار سرولی ھی سرولی
ھیں اس میں محب نبیؐ و علیؓ

مندرجہ ذیل اشعار سے بھی صاحبِ مثنوی کا حال معلوم کیا جا سکتا ھے ۔

جو محبوب سبحان ھی غوث نام
میرا نام اوس نام کا ھی غلام

سوا اسکی جو مجھکو کہتی ھیں خان
میری قوم کا یہ لقب ھے شان

ملے اس کو نعمت حس سی تمام
ھو محمود اعلٰی میں انکا نام

---

[2] ایک اور مثنوی جسے ھمارے ادبی محققین نے قابلِ التفات نہیں سمجھا ، وہ محمد خاں قندھاری ولد ابراھیم خلیل خاں کی "شرع محمدی" ھے ، یہ پچاس فصلوں پر مشتمل ھے ، جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی مسائل کا بیان ھے ، اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ھے کہ صرف تین برس کی مدت میں پانچ ایڈیشن نکل گئے ۔ پہلی بار ۱۲۵۹ھ (۱۸۴۳ء) میں لکھنو سے شائع ہوئی ۔ مصنف علام نے آخر کتاب میں تعداد اشاعت ۳۵۱۰ بتائی ھے ۔ افسوس کہ "شرع محمدی" اور " نبی نامہ " کو بری طرح نظر انداز کیا گیا ، حالانکہ انہیں گلزار نسیم ، " زہر عشق " اور " فریاد داغ " وغیرہ پر تقدم زمانی حاصل ھے ۔ جن پر مستقل کتابیں دستیاب ھیں ۔

ـــــہ کھیٹر کو آباد انھوں نے کیا
روہیلوں کی لشکر کی تھی سنو!
ـــــہ نہ تھی تابع شاہ و میر وزیر
تھی خود حاکم و بادشاہ و امیر
ـــــہ بہادری ہی ارادت میسر!
بن حافظ الملک مرغ لقا
ـــــہ وہ قرآں حفظ امیر سعید
ہوا جنگ اعدائے دیں میں شہید

جناب غوث کے والد کا حال ، الطاف علی بریلوی مرحوم کی کتاب " حیات حافظ رحمت خاں " کے صفحہ ۲۱۲ پر مختصراً اس طرح درج ہے کہ " حافظ الملک کی بڑی صاحبزادی ، ان کی پہلی بیوی کے بطن سے افغانستان میں پیدا ہوئی تھی ۔ ان سے ایک بیٹے غلام محی الدین خاں پیدا ہوئے ، جو قصبہ بریلی میں رہتے تھے ۔ خزانۂ بریلی سے دو ہزار چارسو ساٹھ روپے سالانہ ملتا تھا ، ان (صاحبزادی) کے شوہر نامدار خان ابن نعمت خاں ابن حسن خاں ابن محمودخان المعروف موتی بابا (یہاں غوث کا سلسلہ نسب حافظ الملک سے مل جاتا ہے) حافظ الملک کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے تھے ، دوسری شادی نہیں کی " ۔

تلاش و جستجو کے باوجود جناب غوث کے بارے میں مزید معلومات بہم پہنچانا میرے لیے ممکن نہیں ۔ مولانا نسیم احمد فریدی امروہی ، حاجی رفیع الدین مرادآبادی کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوبیت کی نشان دہی ان الفاظ میں کرتے ہیں ۔ " (سفرنامے کے) لفظ لفظ سے کیف وسرشاری آشکارا ہے ، صاف پتا چلتا ہے کہ حاجی صاحب کا دل کیف عبدیت اور عشق رسول سے لبریز ہے ۔ ان کی عبادت حریم کعبہ و خمخانۂ طیبہ سے گہرے ربط و تعلق کی آئینہ دار ہے ۔ " سفر نامہ " میں قلم کی وارفتگی کا یہ عالم ہے تو ذکر حبیب ، کتنا شیریں و دلآویز ہوگا ، اس کا اندازہ تو بہرحال لگایا جا سکتا ہے ۔

غلام غوث خاں نے " سلوۃ الکئیب " کو منظوم ترجمے کیلئے

کیوں منتخب کیا؟ اسلئیے کہ انھیں حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت اور لا انتہا والہانہ لگاؤ تھا ـ

مثنوی میں مضامین کی ترتیب تقریباً ایک طرح کی ہوتی ہے ، یعنی پہلے حمد ، نعت ، منقبت ، بادشاہ کی تعریف ، پھر وجہِ تالیف اور اس کے بعد اصل داستان شروع ہوتی ہے لیکن " نبی نامہ " میں اس ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا ، البتہ واقعہ نگاری میں تقدیم و تاخیر کو ملحوظ رکھا گیا ہے ـ

" نبی نامہ " میں پہلے حمد ہے ـ چونکہ پوری مثنوی واقعاتِ نبوی پر مشتمل ہے ، اس لئیے مستقل عنوان کے تحت غالباً مصنف کے نزدیک نعت کی ضرورت نہ تھی ، منقبت کو مؤخر کر دیا گیا ہے ، بادشاہ کی تعریف سرے سے ہے ہی نہیں ، اور وجہ تالیف کا ذکر شروع میں بھی ہے اور آخر میں بھی ـ

مثنوی اس طرح شروع ہوتی ہے ـ

ــــہ لکھوں پہلے حمد خدائیے جہاں
کیا جس نے پیدا زمیں آسماں

ــــہ کیا بے ستوں آسماں کو کھڑا
مہ و مہر سے اوسکو جلوہ دیا

ــــہ زمیں عرش کی اپنی ایجاد سے
اوسے زینت دی آدمی زاد سے

ابتدا میں وجۂ تالیف کا ذکر اس طرح ہے ـ

ــــہ مکاں اوسکی یہی قبر کا ہو وسیع
کہ ہے نام جس کا محمد رفیع

ــــہ اوسے یہہ خیال رسول خدا
باجزائے محدود مجمل لکھا

ــــہ رکھا نام پاک اوسکا سلو الکئیب
سراپا مراتب بذکر حبیب

ــــہ جو یہ مختصر اوسنے تالیف کی
زبان اوسمیں ہی تازی و فارسی

ــــہ کتاب اوسکی کو جبکہ میں نے پڑھا
وہ سب ترجمہ ریختہ میں کیا

ـــہ سن ہجرت آن مۂ باکمال
تھا بارہ سو اور بیس اور سات

اس کے بعد تصنیف و ترجمے کا ذکر ہے ۔

ـــہ ہے خیر الکتب یہہ مبارک کتاب
کہ ہی اسمیں حال رسالت مآب

ـــہ اور اوسکی جو ہے اصل سلو الکئیب
سراسر مراتب بذکر حبیب

ـــہ ہے گیارہ سو اور نمہ اور اسی میں بار
شروع اوسکا گر دیکھ اسمیں شمار

ـــہ جو ہے وہ کتاب کرامت نصاب
ہے ایک خاتمہ اوسمیں اور تین باب

پھر ترجمے کا بیان ۔

ـــہ حو اصل رسالہ کا مضمون تھا
وہ بی کم و کاست میں نے لکھا

ـــہ کہیں اصل نسخہ ہے کچھ کم نہیں
مگر ہو تو کچھ زیادہ کہیں

ـــہ زیادہ نہیں وہ ذیادہ کلام
کتب معتبر ہے سند ہے تمام

ـــہ روایات میں تھا جہاں اختلاف
وہاں ایک روایت لکھی بیخلاف

ـــہ جو ہے باب اوّل تو اوسمیں رقم
سب احوالِ آنحضرتِ باکرم

ـــہ زمانِ ولادت سے ہے تا وفات
مگر ظاہری حال و ظاہر صفات

ـــہ ہے باب دوم اور حالات میں
فضائل میں ہے اور کمالات میں

ـــہ ہے باب سوم ذکر اولاد میں
اور ادواح و اعمام امجاد میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کے بیان کو ان اشعار کا جامہ پہنایا ہے ۔

ہوئی آج صبح سعادت طلوع ۔۔۔ہ
ہوا آفتاب رسالت طلوع

صباح دو شنبہ بفضل خدا ۔۔۔ہ
محمد نبی کا تولّد ہوا

تولّد ہوا خاتم المرسلین ۔۔۔ہ
تولّد ہوا رحمت للعالمین

تولّد ہوا صاحبِ شرع آج ۔۔۔ہ
تولّد ہوا اصل ہر فرع آج

نبی کے تولّد کا جب ذکر آئیے ۔۔۔ہ
مسلمان کو لازم ہے گردن جھکائیے

فضائل اخلاق رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم ۔

کسی نے کیا عائشہ سے سوال ۔۔۔ہ
کہو مجھ سے خلقِ محمد کا حال

کہا کیا کہوں خلق اوس شاہ کا ۔۔۔ہ
ہی خلق اونکا قرآن اللّٰہ کا

حلیہ رسول اللّٰہ ۔

نہ انجان ہو جان ایے جان جان ۔۔۔ہ
کہ حسنِ جمالِ رسول جہان

تھا مثل کمال اونکی سیرت کا سب ۔۔۔ہ
تھی خوش سیرت و صورت آن خاصِ رب

جوارح اوراعضا تھے سب بیمثال ۔۔۔ہ
کہ رکھتے تھے سب درجۂ اعتدال

جمال اونکے تھاحسن کا اس مثال ۔۔۔ہ
کہ جیسا تھا سیرت کا اونکی کمال

سراپا کا اونکے کروں کیا ثنا ۔۔۔ہ
زسر تابہ پا تھے وہ نور خدا

خاتمہ مثنوی کے بعد تاریخ طبع "نبی نامہ" اور قطعہ تاریخ کے سلسلے میں مختلف شعرا حضرات کے نتائج فکر درج ہیں ، مثلاً محمد عنایت اللّٰہ خاں قیس ، مولوی محمد ظہورعلی ظہور ، حافظ محمد نظام الدین جوش ، حاجی محمد اسحاق ، محمد نور شاہ وصال ، محمد حسین خاں تحسین وغیرہ ۔

حافظ محمد نظام الدین جوش نے اپنی منظوم تقریظ میں، ہندوستان ، دہلی ، تصنیف ، مصنف ، مطبع ، مہتمم مطبع ، اور کاتب نور شاہ وغیرہ کی تعریف میں شعر کہے ہیں ۔

مثنوی کا طرز تحریر ، زمانۂ تصنیف کے مطابق ہے جو اب متروک ہے ۔ بعض جگہ ایسے الفاظ آتے ہیں ، جو ہمارے دور کی بول چال میں نہیں ہیں ۔